سورۃ الزمر

2598

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ
بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ الَّذِیۡنَ
اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِہٖۤ اَوۡلِیَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُہُمۡ اِلَّا لِیُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَی اللّٰہِ زُلۡفٰی ؕ اِنَّ اللّٰہَ
یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ فِیۡ مَا ہُمۡ فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ۬ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِیۡ مَنۡ ہُوَ کٰذِبٌ
کَفَّارٌ ۝ لَوۡ اَرَادَ اللّٰہُ اَنۡ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصۡطَفٰی مِمَّا یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ سُبۡحٰنَہٗ ؕ
ہُوَ اللّٰہُ الۡوَاحِدُ الۡقَہَّارُ ۝ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ ۚ یُکَوِّرُ الَّیۡلَ
عَلَی النَّہَارِ وَ یُکَوِّرُ النَّہَارَ عَلَی الَّیۡلِ وَ سَخَّرَ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ ؕ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ اَلَا ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفَّارُ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اس کتاب کا نازل کرنا اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے ۝ ہم نے آپ کی طرف کتاب
برحق نازل کی ہے پس آپ اللہ کی عبادت خاص اسی کی طرف جھک کر کرتے جاؤ ۝ دیکھو
اللہ ہی کے واسطے خالص عبادت ہے اور جنہوں نے کہ اللہ کے سوا اور حامی بنا رکھے ہیں (وہ
کہتے ہیں کہ) ان کی اسی لئے عبادت کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اللہ سے قریب کر دیں گے بے شک جن باتوں
میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ آپ کا ان کا فیصلہ کر دے گا بے شک جو جھوٹا ناشکرا ہے
اللہ اس کو ہدایت نہیں کرتا ۝ اگر اللہ چاہتا ہی بنانا بیٹا تو اپنی مخلوقات میں سے جس کو
چاہتا برگزیدہ کر لیتا (لیکن) وہ پاک ہے وہ اکیلا خدا زبردست ہے ۝ اس نے آسمانوں
اور زمین کو درستی سے بنایا رات کو دن پر لپیٹ لیتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے اور آفتاب
اور چاند کو محکوم کر دیا ہر ایک اپنے وقت مقررہ تک چلتا ہے سنو وہی ہے زبردست معاف کرنے والا ۝

(۳۹/۱ تا ۵ ✱ ت : ح)

سورہ زمر مکیہ ہے ۔ (ایک آیت کے سوا ۔) اس میں ۷۵ آیتیں ہیں ۔

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

۱۔ "کتاب" سے مراد قرآن شریف ہے۔ "اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے"

۲۔ "بے شک ہم نے تمہاری طرف" اے سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ (کی عبادت کرو) نرے اس کے بندے ہو کر۔

۳۔ ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے" اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں "اور وہ جنہوں نے اس کے سوا اور والی بنا لئے" معبود ٹھہرا لئے مراد اس سے بت پرست ہیں "کہتے ہیں ہم تو انھیں" یعنی بتوں کو "صرف اتنی بات کے لئے پوجتے ہیں کہ یہ ہمیں اللہ کے پاس نزدیک کر دیں اللہ ان میں فیصلہ کر دے گا اس بات کا جس میں اختلاف کر رہے ہیں"۔ ایمان داروں کو جنت میں اور کافروں کو دوزخ میں داخل فرما کر "بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو جھوٹا بڑا ناشکرا ہو" جھوٹا اس بات میں کہ بتوں کو اللہ تعالیٰ سے نزدیک کرنے والا بتاتا ہے اور خدا کے لئے اولاد ٹھہراتا ہے اور ناشکرا ایسا کہ بتوں کو پوجے (کنز الایمان - حاشیہ)

۴۔ بعض مشرکین اللہ تعالیٰ کی اولاد کے قائل تھے۔ ان کے اس باطل نظریہ کی تردید کی جا رہی ہے * اولاد کا ہونا تمہارے لئے تقویت اور عزت و وقار کا باعث ہے کیونکہ تم کمزور ہو، ضعیف ہو، دشمنوں کا تنہا مقابلہ کرنے سے عاجز ہو۔ تمہاری اولاد ہوگی تو تم طاقتور بن جاؤ گے۔ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری اولاد کے ذریعہ تمہارا نام باقی رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ جو قہار ہے، جو حی لا یموت ہے اس کے لئے اولاد کا تصور بھی گستاخی اور بے ادبی ہے وہ ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کی توحید، قدرت و حکمت کے دلائل تکوینی بیان فرمائے جا رہے ہیں * دن کی روشنی جہاں سمٹتی جاتی ہے رات کی تاریکی وہاں پھیلتی جاتی ہے اسی طرح جہاں سے رات کا اندھیرا ختم ہوتا ہے دن کا اجالا وہاں نور افشانی کرتا جاتا ہے * "عمامہ کے بل کو کور کہتے ہیں" * اس کی قدرت غالبہ کا تو یہ عالم ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمہاری سرکشی کے باعث چشم زدن میں تمہیں تہس نہس کر کے رکھ دے لیکن اس کے ساتھ وہ غفار بھی ہے۔ اس کی بخشش اور پردہ پوشی کی کوئی حد نہیں۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ① اراد: اس نے چاہا ① اِصطفیٰ: اس نے چن لیا ① یُکَوِّرُ: وہ لپیٹتا ہے ① (ل ق

تفہیمی خلاصہ ۞ عزت و حکمت دونوں صفتوں کے اثرات کتاب الٰہی میں ظاہر ہیں ۞ اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل کیا ہے اس میں جو کچھ ہے وہ حق ہے ۞ اپنے خالق کے ساتھ نیت میں عمل میں یہ مقصد رکھے ۞ دین اطاعت کا نام ہے ۞ دینی عبادت ہر کہ معبودیت میں خود کو معزول جانیں ۞ اللہ کی عبادت شرک و ریا سے پاک ہو ۞ اہل ایمان کے لئے جنت ہے اور اہل کفر و شرک کے لئے جہنم ۞ دن اور رات ہر ایک دوسرے کو ڈھانپتے ہیں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے مسلم بھائی کے عیوب چھپائے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپائے گا۔

خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُم مِّنَ الْاَنْعَامِ
ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ
ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ
لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا
رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ
مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ
قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝

اس نے پیدا کیا ہے تمہیں فرد واحد سے پھر بنایا اس سے اس کا جوڑا اور پیدا کئے تمہارے لئے
جانوروں میں سے آٹھ جوڑے وہ پیدا فرماتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے شکموں میں (تدریجاً)
ایک حالت سے دوسری حالت میں تین اندھیروں میں یہ (قدرت والا) اللہ تمہارا رب ہے
اسی کی حکومت ہے نہیں کوئی معبود بجز اس کے پھر تم کدھر منہ پھیر کر جا رہے ہو ○ اگر تم
ناشکری کرتے ہو تو بیشک اللہ کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں اور وہ پسند نہیں کرتا اپنے بندوں سے
ناشکری کو اور اگر تم شکر ادا کرو تو وہ پسند کرتا ہے اسے تمہارے لئے اور نہیں اٹھائے گا کوئی بوجھ
اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ پھر اپنے رب کی طرف تمہیں لوٹنا ہے پس وہ آگاہ کرے گا تمہیں ان کاموں
سے جو تم کیا کرتے تھے بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کے رازوں کو ○ اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی
تکلیف (اس وقت) پکارتا ہے اپنے رب کو دل سے رجوع کرتے ہوئے اس کی طرف پھر جب عطا کرتا
ہے اسے نعمت اپنی (جناب) سے تو بھول جاتا ہے اس تکلیف کو جس کے لئے فریاد کرتا رہا تھا اس سے
پہلے اور بناتا ہے اللہ کے ہمسر تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے (اے مصطفیٰ!) آپ (اسے) فرمائیے
لطف اٹھالے اپنے کفر سے تھوڑے دن بے شک تو دوزخیوں میں سے ہے ○

(۳۹/۶ تا ۸ * ت: ض)

۶۔ نفسِ واحدۃ سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں جنہیں بغیر ماں باپ کے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ "پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا" یہ رب کریم کی توحید پر دوسری دلیل ہے کہ اس نے نفس واحدہ ہی سے عالم سفلی کو وجود بخشا۔ بعض نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے میثاق لیا تو تمام اولاد آدم کو ان کی پشت سے نکالا۔ پھر انہی سے ان کی زوجہ حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا فرمایا * اس نے تمہارے لئے ایسے اسباب کے ساتھ (جانور) پیدا کئے جو اسباب آسمان سے نازل ہوتے ہیں مثلاً ستاروں کی شعاعیں اور بارش وغیرہ * وہ انسانوں اور جانوروں کو اپنی ماؤں کے شکموں میں تدریجاً پیدا فرماتا ہے * "خلقاً من بعد خلق" کا معنی ہے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف۔ پہلے نطفہ، جما ہوا خون، گوشت کا ٹکڑا، ہڈیاں، پھر ان پر گوشت بعد ازاں اس میں روح پھونکی جاتی ہے * تین تاریکیاں پیٹ، رحم، جھلی یا پشت، رحم اور پیٹ کا اندھیرا * جو یہ تمام افعال کرنے کی قدرت رکھتا ہے وہی اللہ تمہارا رب ہے اسی کی حکومت ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں * تم اتنے واضح اور کامل استدلال و بیان کے باوجود راہ حق سے کدھر منہ پھیر کر جا رہے ہو (تفسیر مظہری)

۷۔ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات سے مستغنی ہے " صحیح مسلم میں ہے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر انسان اور جن سب تم میں سے کسی فاجر ترین آدمی کے دل پر ہوتے تو بھی میری شہنشاہی میں کمی نہ آتی" اگر تم ناشکری کرتے ہو تو اللہ نہ اسے پسند کرتا ہے نہ اس کا حکم دیتا ہے۔ اور اگر تم شکر کرو تو تم سے محبت کرے گا اور اپنے فضل کو تم پر اضافہ کر دے گا۔ کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ہر ایک سے اس کی ذات کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز مخفی نہیں (تفسیر ابن کثیر)

۸۔ اس بت پرستی کا بوجھ جو تم اپنے باپ دادا پر دھرتے ہو اور یہ عذر کرتے ہو سو یہ بھی غلط ہے کس لئے کہ جب تم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو بے اختیار ہو کر اللہ ہی کو پکارا کرتے ہو اور جب عیش و آرام تم کو دیتا ہے تو اس وقت اس کو بھول جاتے ہو اور اپنے فرضی معبودوں کی طرف اس نعمت کو منسوب کرنے لگتے ہو آپ بھی برباد ہوتے ہو اور اوروں کو بھی اطمینان دلا کر گمراہ کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ یہ بت پرستی کا باعث تمہاری ہی خرمستی ہے اپنے خدا اور دنیا کے مزے لوٹو مستیاں کرو انجام تو جہنم ہے جو برے کاموں کا لازمی اثر ہے (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ۞ ثَمَانِيَةَ : آٹھ ۞ بُطُونِ : پیٹ (واحد بطن) ۞ تُصْرَفُونَ : تم پھیرے جاتے ہو ۞
تَزِرُ : وہ بوجھ اٹھاتی ہے ۞ مَسَّ : لگ گیا، چھو گیا ۞ مُنِيب : اللہ کی طرف خلوص سے رجوع کرنے والا ۞
خَوَّلَهُ : اس کو عطا کیا ۞ أَندَادًا : مقابل، برابر ۞ نَسِيَ : وہ بھول گیا۔ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ بندے کا انعاماتِ الٰہی پر شکر کرنا رب اللہ کو پسند ہے شکرِ حق کی جزا ثوابِ کثیر ہے ۞ آدمی کا عجیب حال ہے جب اسے تکلیف پہنچے تو وہ اپنے رب سے دعا کرتا ہے جب اللہ اس کی تکلیف دور کر دے تو پھر وہ بھول جاتا ہے اور کفرانِ نعمت اور شرک و نافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے ۞ اہلِ ایمان و سعادت اور مشرک و کافر، فرمانبردار اور سرکش آپس میں برابر نہیں ہو سکتے ۞ ہر ایک اپنے قول و عمل کا ذمہ دار ہے کوئی بھی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا ۞ ایمان، اعمالِ صالحہ اور اچھے اخلاق یا کفر و عصیان کا نتیجہ بھی بھلائی اور خرابی و خسران سے تعلق ہے اس سے نظامِ قدرت میں زیادتی یا کمی نہیں ہوتی ۞

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ١٠
قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ۙ ١١ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ
اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ١٢ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ ١٣
قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ۙ ١٤ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ۭ قُلْ اِنَّ
الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اَلَا ذٰلِكَ
هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝ ١٥ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ
ظُلَلٌ ۭ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ۭ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۝ ١٦

کہہ دو کہ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو اپنے پروردگار سے ڈرو جنہوں نے اس دنیا میں نیکی کی ان کے لئے بھلائی ہے اور خدا کی زمین کشادہ ہے جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار ثواب ملے گا ۝ کہہ دو کہ مجھ سے ارشاد ہوا ہے کہ خدا کی عبادت کو خالص کر کے اس کی بندگی کروں ۝ اور یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ میں سب سے اول مسلمان بنوں ۝ کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے ۝ کہہ دو کہ میں اپنے دین کو (شرک سے) خالص کر کے اس کی عبادت کرتا ہوں ۝ تو تم اس کے سوا جس کی چاہو پرستش کرو کہہ دو کہ نقصان اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا دیکھو یہی صریح نقصان ہے ۝ ان کے اوپر تو آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے (اس کا) فرش ہوگا۔ یہ وہ (عذاب) ہے جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے تو اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ۝

(۳۹/۹ تا ۱۶ ★ ت، ج)

۹- مومن کی شانِ بندگی کا عالم یہ ہے کہ رات بھر دردانگیز نالے کرتے ہیں۔ اس کے درِ اقدس پر جبینِ نیاز جھکائے رہتے ہیں اس کے باوجود اپنی عبادت پر نازاں نہیں ہوتے بلکہ اللہ کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے بھی ہیں اور اس کی رحمت کے امیدوار بھی رہتے ہیں ★ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی کو جانتے ہیں ان کی امید و بیم کا یہ حال ہے اور جو شانِ الٰہی سے بالکل ناواقف ہیں۔ کیا یہ دونوں گروہ یکساں ہو سکتے؟

2605

۱۰۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اپنے بندوں کو یہ پیغام پہنچا رہا ہے کہ ایمان لانے
حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام سے مروی ہے کہ
کے بعد تقویٰ اختیار کرو ٭ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔ اے حسن! فرائض ادا کرو۔ تمہارا
شمار ان لوگوں میں ہوگا جو بڑے عبادت گزار ہیں۔ اے حسن! قناعت اختیار کرو تم سب سے غنی ہو جاؤ گے
اے حسن! جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلویٰ یعنی (تکلیف کا درخت) کہتے ہیں وہ لوگ
جو تکالیف و مصائب میں مبتلا رہے ان کو وہاں لایا جائے گا ایسے لوگوں کے لئے نہ کوئی ترازو رکھا
جائے گا اور نہ ان کا دفتر عمل کھولا جائے گا بلکہ ان پر موسلا دھار بارش کی طرح ان کا اجر
برسے گا۔ پھر حضور نے یہ تلاوت فرمائی۔

۱۱۔ راہ حق میں ثابت قدم رہنے اور شمع توحید کو روشن رکھنے کی تاکید ہی صرف تمہیں نہیں کر رہا بلکہ
میرے رب نے مجھے بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۔ "اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں" چنانچہ آپ عالم شہادت میں اس امت کے لحاظ سے اور عالم غیب
میں تمام اولین وآخرین کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے حکم بردار بندے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۱۳۔ آپ فرما دیجئے کہ اگر اخلاص ترک کر کے اور شرک اور برے اعمال میں تم مبتلا ہو ان کی طرف
مائل ہو کر میں اپنے رب کی عدول اور نافرمانی کروں تو میں اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔
اس آیت میں بھی سابقہ آیت کی طرح گناہوں (کے انجام) سے ڈرانا اور اسلام کی طرف مائل کرنا مقصود ہے۔

۱۴۔ اس آیت میں یہ خبر دینے کا حکم دیا گیا ہے کہ میری عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا کہ
وہ اس کی مخالفت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خوفزدہ رہیں اور ساتھ ہی کفار کی تمام آرزوؤں اور
امیدیں منقطع ہو جائیں

۱۵۔ اگر تم عبادت کو خالص اللہ کے لئے کرنے میں میری موافقت نہیں کرتے تو پھر تم جس کی چاہو
عبادت کرتے رہو پس اس کے سبب جو عذاب تم پر آئے گا اور جو خسارہ تم اٹھاؤ گے عنقریب تمہیں
اس کا علم ہو جائے گا تم اس کا مشاہدہ کرو گے ٭ آپ فرما دیجئے اصل نقصان اٹھانے والے وہ
ہیں جو اپنے آپ کو اور گھر والوں کو گمراہی کے سبب خسارہ میں ڈالیں گے جبکہ قیامت کے دن ان کو

جہنم میں داخل کیا جائے گا ۔ (تفسیر مظہری)

۱۶ ۔ ہر چہار طرف سے آگ میں گھرے ہوں گے جیسے وہ دنیا میں ہر طرف سے کفر میں گھرے تھے ☆

تقوی اور خشیت وہ خوف ہے جو اطاعت کا ذریعہ بن جائے اسی خوف پر ایمان کا دارومدار ہے (از العرفان)

لغوی اشارے ⊙ اُمِرتُ : مجھے حکم دیا گیا ⊙ عَصَیتُ : میں نے نافرمانی کی ⊙ ظُلَلٌ : سائے ⊙ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جس نے اپنے آپ کو ذات حق تعالیٰ میں گم کیا اسے قیامت میں اللہ تعالیٰ عذاب سے امان دے گا ⊙ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ⊙ احسان کا بدلہ احسان ہوتا ہے ⊙ حدیث شریف میں ہے " جو شخص دین کی خاطر ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کو ہجرت کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی ⊙ فرمایا : جب کسی بندے کا کوئی مرتبہ ہو جاتا ہے یعنی عمل سے وہ مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی جسمانی مالی یا اولاد کی مصیبت میں مبتلا کرکے اسے وہ مرتبہ پورا کر دیتا ہے بشرطیکہ وہ اس میں صبر کرے ⊙ کامل کھانے والے وہی ہیں جو اپنے مقصود کو ضائع کردیں اور اپنے ضروری امر کو چھوڑ دیں ⊙ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اے میرے بندو مجھ سے ڈرو اور وہ عمل نہ کرو جو میری ناراضگی کا موجب ہو ⊙

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ج
فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ ١٧ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ١٨ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِى النَّارِ ۝ ١٩ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ لا تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط
وَعْدَ اللّٰهِ ط لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ ٢٠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِى الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ط اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى
لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۝ ع ٢١

اور جو لوگ بچتے ہیں شیطان سے کہ اس کی عبادت کریں اور (دل سے) جھکتے ہیں اللہ کی طرف ان کے لئے مژدہ ہے پس آپ مژدہ سنا دیں میرے ان بندوں کو ۝ جو غور سے سنتے ہیں بات کو پھر پیروی کرتے ہیں اچھی بات کی یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی لوگ دانشور ہیں ۝ بھلا جس پر واجب ہو گیا عذاب کا حکم تو کیا آپ چھڑا سکتے ہیں اسے جو آگ میں ہے ۝ البتہ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہے ان کے لئے بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے بنے ہوئے ہیں رواں ہیں جن کے نیچے سے نہریں یہ اللہ کا وعدہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کیا کرتا ۝ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے آسمان سے پانی ۔ پھر جاری کیا اسے زمین کے چشموں سے ۔ پھر اگاتا ہے اس کے ذریعے فصلیں جن کے رنگ جدا جدا ہیں پھر وہ خشک ہونے لگتی ہے پس تو دیکھتا ہے اسے زردی مائل پھر وہ اس کو چورا چورا کر دیتا ہے یقیناً اس (کرشمۂ قدرت) میں نصیحت ہے اہل عقل کے لئے ۝

(ض: ت ٭ ٢١ تا ١٧/٣٩)

١٧- "اور وہ جو بتوں کی (پوجا) پرستش سے بچے" اس طرح کہ عقیدۃً بھی اس سے دور رہے اور عملاً بھی۔
خیال رہے کہ طاغوت ہر وہ چیز ہے جو گمراہی اور سرکشی پیدا کرے لہٰذا شیطان، سرداران کفر،

انسان سب ہی طاغوت ہیں ان سب سے علیحدگی ضروری ہے۔ انبیاء ہدایت کا سرچشمہ ہیں * معلوم ہوگا کہ رجوع الی اللہ اس کا معتبر ہے جو برے معبودوں سے دور ہو۔ ظلمت و نور ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے * مومنوں کو دنیا میں حضور کی خوشخبری ہے مرتے وقت فرشتوں کی، قبر میں ملائکہ کی حشر میں فرشتوں اور حضور ان کا یہ تمام خوشخبریاں حضور کی خوشخبری پر موقوف ہیں۔

١٨۔ قول سے مراد حضور کے فرمان ہیں وہ تمام ہی احسن ہیں۔ یہ قید بیان واقعیت کی ہے نہ کہ تبعیضیت کی۔ یا یہ مطلب ہے کہ حضور کے اس کلام پر عمل کرتے ہیں جو اس کے لئے احسن اور قابل عمل ہیں جیسے زکوٰۃ کے حکم پر امیر لوگ عمل کرتے ہیں اور جہاد کے حکم پر تندرست لوگ * (شان نزول) یہ دونوں آیتیں حضرت ابوبکر صدیق کے حق میں نازل ہوئیں۔ آپ ایمان لائے تو آپ نے حضرات عثمان و عبدالرحمٰن بن عوف، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید کو اپنے ایمان کی خبر دی اور انہیں بھی دعوت ایمان دی یہ حضرات آپ کی تبلیغ سے ایمان لائے۔ آیات کا مطلب یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے حضور پاک سے سن کر اور یہ حضرات حضرت ابوبکر صدیق سے سن کر اچھی باتوں کا اتباع کرتے ہیں * کامل عقل وہ ہے جس سے دین ملے دنیا بنانے والی عقل کامل نہیں ہے۔ (نور العرفان)

١٩۔ "تو کیا جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی نجات والوں کے برابر ہو جائے گا تو کیا تم ہدایت دے کر آگ کے مستحق کو بچا لو گے" جو ازلی بدبخت اور علم الٰہی میں جہنمی ہے۔ (کنزالایمان حاشیہ)

٢٠۔ لیکن جو لوگ توحید خداوندی کا اقرار کرتے ہیں یعنی حضرت صدیق اکبرؓ اور ان کے ساتھی "جمیع اہل بیت اطہار و صحابہ کرام" ان کے لئے بالاخانے جنت کے اوپر اور بالاخانے ہیں جو بنے بنائے تیار ہیں جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے دودھ شہد پانی اور پاکیزہ شراب کی نہریں چل رہی ہیں یہ اللہ نے ایمان والوں سے وعدہ فرمایا ہے

٢١۔ کیا تم نے اے قرآن والے یہ نہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی برسایا اور پھر اس زمین میں چشمے اور نہریں بنائیں اور پھر اس پانی سے مختلف قسموں کے غلے پیدا کرتا ہے پھر وہ سبز ہونے کے بعد خشک ہو کر زرد نظر آنے لگتی ہے پھر اس کے بعد اس کو چورا چورا کر دیتا ہے اسی طرح دنیا بھی فنا ہو جائے گی * اس کا کوئی بھی نام و نشان باقی نہیں رہے گا

اس فنا دنیا کی مثال میں عقل مندوں کے لئے بڑی عبرت ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغویات رسے ○ اِجْتَنَبُوا : وہ بچے، انھوں نے پرہیز کیا ○ طَاغُوت : شیطان، حق سے روکنے والا بت، معبود باطل، سرکش، سخت طاغی، مفسد ○ الباب : عقلیں ○ تُنقِذُ : تو نجات دلاتا ہے ینابیع : جمع، واحد ینبوع، چشمے ○ یَهِیجُ : خشک ہو جاتی ہے، سوکھ جاتی ہے ○ مُصْفَرًّا : پیلا ○ ال

تفہیمی خلاصہ ○ عزیمت اختیار کرو، عفو و درگزر کرتے رہو یہ احسن بات ہے ○ سرکشی میں حد سے بڑھا ہوا شیطان ہے اس لئے اسے طاغوت سے موسوم کیا گیا ○ توہمات اور رواجوں سے پاک اہل دانش اولوالالباب سے مخاطب ہوئے ○ فیصلہ خداوندی کے خلاف ہونا ممکن نہیں ○ خلاف ورزی عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ○ اچھی بات کی اتباع کرنے والوں کے لئے خوش خبری ہے ○ اہل ایمان کے لئے شناسائے حق ہے ○ جنت کے بالاخانے زبرجد، یاقوت، موتی اور دیگر جواہر سے تیار کئے گئے ہیں ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے ارشاد فرمایا " جو بھی بہشت میں داخل ہوگا نعمت پائے گا اور کسی کا محتاج نہ ہوگا نہ اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی زائل ہوگی ○ درخت کا پھل نہ ہو تو اس کی کوئی قیمت نہیں اور انسان میں نیک عمل نہ ہو تو اس کی کوئی قدر و منزلت نہیں ○

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ۲۲ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ
تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ۲۳ اَفَمَنْ يَّتَّقِىْ بِوَجْهِهٖ
سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْسِبُوْنَ ۝ ۲۴ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

بھلا جس شخص کا سینہ خدا نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے پروردگار کی طرف
سے روشنی پر ہو (تو کیا وہ سخت دل کافر کی طرح ہوسکتا ہے) پس ان پر افسوس ہے جن
کے دل خدا کی یاد سے سخت ہو رہے ہیں اور یہی لوگ صریح گمراہی میں ہیں ۝ خدا نے
نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور
دہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے (اس سے) رونگٹے کھڑے
ہوجاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہوجاتے ہیں۔ یہی خدا
کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس
کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۝ بھلا جو شخص قیامت کے دن اپنے منہ سے برے عذاب کو
روکتا ہے (کیا وہ ویسا ہوسکتا ہے جو چین میں ہو) اور ظالموں سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم
کرتے رہے تھے اس کے مزے چکھو ۝ جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی تکذیب کی تھی
تو ان پر عذاب ایسی جگہ سے آ گیا کہ ان کو خبر ہی نہ تھی ۝

(۳۹/۲۲ تا ۲۵ * ت: ع)

۲۲ ۔ " تو کیا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا " اور اس کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائی "
تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے " یعنی یقین و ہدایت پر " اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے
تو خرابی ہے ان کی جن کے دل یاد خدا کی طرف سے سخت ہو گئے وہ کھلی گمراہی میں ہیں " فتش

جب خبیث ہوتا ہے تو قبولِ حق سے اس کو بہت دوری ہو جاتی ہے اور ذکر اللہ سننے سے اس کی سختی اور کدورت بڑھتی ہے جیسے کہ آفتاب کی گرمی سے موم نرم ہو جاتا ہے اور نمک سخت ہوتا ہے ایسے ہی ذکر اللہ سے مومنین کے قلوب نرم ہوتے ہیں اور کافروں کے دلوں کی سختی اور بڑھتی ہے ۔

سورہ "اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب" ۔ قرآن شریف جو عبارت میں ایسا فصیح و بلیغ کہ کوئی کلام اس سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھ سکتا مضمون نہایت دلپذیر باوجودیکہ نہ نظم ہے نہ شعر نرالے ہی اسلوب پر ہے اور معنی میں ایسا بلند مرتبہ کہ تمام علوم کا جامع اور معرفت الٰہی جیسی عظیم الشان نعمت کا رہنما " کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے " حسن و خوبی میں " دوہرے بیان والی " کہ اس میں وعدہ کے ساتھ وعید اور امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں " اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی رغبت میں # " حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اولیاء اللہ کی صفت ہے کہ ذکر الٰہی سے ان کے بال کھڑے ہوتے جسم لرزتے اور دل چین پاتے ہیں " یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۔ (کنزالایمان)

۲۴ ۔ کیا وہ شخص جو اپنے منہ کو قیامت کے دن سخت عذاب کی سپر بنائے گا یعنی ابوجہل اور اس کے ساتھی اپنے ہاتھوں کو اپنی گردنوں کی طرف لے جائیں گے اور اس طرح اپنے چہروں کو عذاب کی سپر بنائیں گے اور ابوجہل اور اس کے ساتھیوں سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ دنیا میں تم جو کچھ نافرمانیاں اور اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے اس کا عذاب چکھو ۔

۲۵ ۔ جو لوگ ان سے پہلے تھے (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی قوم سے پہلے یعنی) قوم ہود و صالح و قوم شعیب وغیرہ نے تکذیب کی ان پر اللہ کا عذاب اس طرح آیا کہ ان کو خیال بھی نہ تھا (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ)

لغوی اشارے ۞ لِلْقَاسِيَةِ : سخت ۞ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا : حکمت، استقامت، ترتیب اور یکسانی میں قرآن مجید کی آیات ایک جیسی ہیں ۞ تَقْشَعِرُّ : وہ لرزنے لگتی ہے ۞ جُلُودُ : کھالیں ۞ تَلِينُ : وہ نرم ہو جاتا ہے ۞ حَيْثُ : جہاں، جس جگہ ۔ (لغات القرآن)

2612

تفہیمی خلاصہ ⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! سینہ کا کھلنا
کس طرح ہوتا ہے۔ فرمایا: جب نور دل میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھلتا ہے اور اس میں وسعت
ہوتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اس کی علامت کیا ہے۔ فرمایا "دار الخلود کی طرف متوجہ ہونا
اور دار الغرور (دنیا سے) دور رہنا اور موت کے آنے سے قبل آمادہ ہونا ⊙ اللہ تعالیٰ
کے ذکر کا شوق جن کے دلوں میں پیدا نہیں ہوتا ان کی بدنصیبی کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا ⊙ خشوع و
خضوع محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پیدا ہوتا ہے ⊙ اللہ کی رحمت غضب پر غالب ہے ⊙
حدیث شریف میں ہے جب اللہ کے خوف سے بندہ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ درخت
سے سوکھے پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں ⊙

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۶ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ ۲۷ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ
يَتَّقُوْنَ ۝ ۲۸ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَاۗءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا
سَلَمًا لِّرَجُلٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۹
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ۳۰ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ ۳۱

اور اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ۝ اور بے شک ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی کہاوت بیان فرمائی کہ کسی طرح انہیں دھیان ہو ۝ عربی زبان کا قرآن جس میں اصلاً کجی نہیں کہ کہیں وہ ڈریں ۝ اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے ایک غلام میں کئی بدخو آقا شریک اور ایک نرے ایک مولیٰ کا کیا ان دونوں کا حال ایک سا ہے سب خوبیاں اللہ کو بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے ۝ بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ۝ پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ۝

(۳۹/۲۶ تا ۳۱ * ت: ک)

۲۶۔ "سو اللہ نے ان کو اسی دنیوی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا" جیسے صورتیں بگڑ جانا، زمین میں دھنسایا جانا، مارا جانا، طوفان میں مبتلا ہو جانا، غیبی چیخ سے جگر کا پھٹ جانا، ان پر اوپر سے پتھر برسنا، غرق کیا جانا وغیرہ "اور آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا ہے" آخرت میں جو عذاب ان کے لئے تیار رہا اس دنیوی عذاب سے بہت بڑا اور شدید بھی ہے اور لازوال بھی، "کاش یہ لوگ سمجھ جاتے" تو تکذیب انبیاء نہ کرتے یا یہ مطلب کہ اہل مکہ اگر بصیرت والے اور ارباب نظر ہوتے تو پہلے لوگوں کے حالات سے عبرت حاصل کر لیتے۔ (تفسیر مظہری)

۲۷۔ اور ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے اس قرآن حکیم میں ہر قسم کے عمدہ مضامین بیان کئے ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ (تفسیر ابن عباس رض)

2614

۲۸ - یہ کتاب قرآن ہے یعنی پڑھا جاتا ہے۔ طبائع بشریہ سلیمہ اس کی تلاوت سے لذت اٹھاتے ہیں اور
عجیب لطف پاتے ہیں یہاں تک کہ جو اس کے معنی کو نہیں سمجھتے وہ بھی ایک کیفیت پاتے ہیں۔ اس
میں اشارہ ہے کہ قیامت تک یہ کتاب لوگوں کی زبان پر ہوگا * عرب کی شیریں اور نہایت فصیح
بول چال میں اتارا گیا ہے کسی اور ملک کی سمت اور پیچیدہ زبان میں نہیں جو زبان پر ثقیل ہو *
قرآن میں کوئی کجی نہیں کوئی مضمون اور کوئی مطلب ایسا نہیں کہ جس سے طبیعت سلیمہ انکار
کرے اور اس کو مستبعد جانے اور نہ الفاظ و عبارت میں کوئی کجی ہے * یہ سب کچھ اس لئے
ہے کہ لوگ اللہ سے ڈریں تقوی اور پرہیزگاری اختیار کریں۔ (تفسیر حقانی)

۲۹ - مومن ایک اللہ کا ماننے والا بندہ ہے۔ مشرک ہزاروں کا غلام۔ دو گھر کا مہمان بھوکا اور
چند آقاؤں کا غلام پریشان ہوتا ہے کہ کس کس کو راضی کرے اور اپنی حاجت کس سے کہے۔ ایک کا
غلام مزے میں رہتا ہے۔ ایسے ہی مومن راحت میں ہے کافر دنیا میں بھی پریشان آخرت میں بھی (نور العرفان)

۳۰ - اسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر (کفار و معاندین) جلتے تھے اور یہ کہہ کر اپنے دلوں کو
تسلی دیتے تھے کہ یہ چند روزہ کھیل ہے۔ یہ فوت ہو جائیں گے تو ان کا کوئی بیٹا نہیں۔ یہ سلسلہ خود
بخود ختم ہو جائے گا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ اے محبوب! اس دار فنا سے آپ نے رخت
سفر باندھنا ہے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ یہ کتنے نادان ہیں کس طرح اپنے آپ
کو طفل تسلیاں دے رہے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

۳۱ - آخرت میں اللہ کے ہاں تم سب جمع ہو گے اور دنیا میں توحید یا شرک (جس پر تم تھے) کے بارے
میں اللہ تعالی کے سامنے جھگڑا کرو گے اور وہ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور حق کو کھول
دے گا۔ وہ فتاح اور علیم ہے چنانچہ مومنین مخلصین موحدین کو نجات دے گا اور کفار منکرین
مکذبین کو عذاب دے گا۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ① خِزْی : ذلت، خواری، رسوائی ② عِوَج : کجی، ٹیڑھا پن ③ مُتَشَاكِسُونَ :
جھگڑالو ④ يَسْتَوِيَانِ : کیا دونوں برابر ہیں۔ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ خضوع وخشوع بجائے خود نعمت ہے ۞ ایک مشترک کلام مختلف آدمیوں کے کام بیک وقت وتمام دنیا سے منفرد ہوتا ہے ۞ موت یقینی ہے ۞ قیامت میں لوگوں کے باہمی معاملات سب سے پہلے خونوں کا فیصلہ ہوگا ۞ متعلقین طعام کی نیکیاں لے لے گا ۞ تمام نیکیوں کی سرتاج توحید ہے ۞ نفس کا سخا، سلامت صدر، اہل اسلام کی خیر خواہی جنت کی راہ ہموار کرتی ہے ۞ قرآن پاک لغت عرب میں ہے ۞ قرآن مجید وہ قدیم کلام الٰہی ہے جو حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ظاہر ہوا ۞ اہل تقویٰ قرآن مجید کے بیان کردہ حدود کی پابندی اور امثال قرآن پاک سے عبرت پکڑتے ہیں ۞ مشرکین میں اکثر لاعلم ہیں ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا "کیا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے۔ عرض کی جس کے پاس مال و دولت نہ ہو۔ آپ نے فرمایا" میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت میں حاضر ہوگا لیکن اس کے پاس نہ نماز ہوگی نہ روزہ اور نہ زکوٰۃ۔ بلکہ اس نے لوگوں کو گالی دی، کسی کو مارا، کسی کا حق کھایا، کسی کا خون بہایا۔ اب یہ تمام حقوق اس کی نیکیوں سے پورے کئے جائیں گے اگر نیکیوں سے حقوق ادا نہ ہوئے تو حق والے کے گناہ اس کے سر پر رکھ کر اسے جہنم میں پھینکا جائے گا۔"

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ
فِىْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ ٣٢ وَالَّذِىْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ٣٣ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ٣٤ لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِىْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ الَّذِىْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٣٥ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ ٣٦ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ۝ ٣٧

پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا کہ جس نے اللہ پر جھوٹ بولا اور سچی بات کو جب اس کے پاس پہنچی جھٹلا دیا کیا دوزخ میں منکروں کا ٹھکانا نہیں ۝ اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچا جانا وہی پرہیزگار ہیں ۝ ان کے لئے جو کچھ وہ چاہیں گے ان کے رب کے پاس موجود ہوگا یہ بدلہ ہے نیک بختوں کا ۝ تاکہ اللہ ان کے برے عملوں کو ان سے مٹا دے اور ان کو ان اچھے کاموں کا جو وہ کیا کرتے ہیں بدلہ دے ۝ کیا اللہ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں اور آپ کو ان معبودوں سے ڈراتے ہیں جو اللہ کے سوا ہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرتا ہے پھر اس کے لئے کوئی بھی ہدایت کرنے والا نہیں ۝ اور جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے پھر اس کے لئے کوئی بھی گمراہ کرنے والا نہیں کیا اللہ زبردست بدلہ لینے والا نہیں ۝ (۳۹/۳۲ تا ۳۷ * ت: ح)

۳۲۔ "تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے" اور اس کے لئے شریک اور اولاد قرار دے "اور حق کو جھٹلائے" یعنی قرآن شریف کو یا رسول علیہ السلام کی رسالت کو "جب اس کے پاس آئے کیا جہنم ہی کافروں کا ٹھکانا نہیں۔

۳۳۔ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو توحید الٰہی لائے۔ اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی۔ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رض یا تمام مومنین یہی ڈرنے والے ہیں (کنزالا

۳۵۔ ان کی خبر یا بیان ہوتا تھا جو مرنے کے بعد ملیں گی کہ وہ جو چاہیں گے پائیں گے اس میں سب چیزیں آگئیں (تفسیر حقانی)

* یہ بدلہ ہے نیکیوں کا۔

۳۶۔ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ استفہام انکاری ہے اور نفی کا انکار اثبات ہوتا ہے
مقصود یہ ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی ہے۔ آیت میں عبدہ سے مراد حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ذات اقدس ہے ⭑ حالانکہ وہ آپ کو خوفزدہ کرتے ہیں ان معبودوں سے جو اللہ تعالیٰ کے سوا (انہوں نے
بنا رکھے) ہیں۔ علامہ بغوی نے ذکر کیا ہے کہ مشرکین حضور انور ﷺ کو اپنے بتوں کی ناراضگی سے ڈرایا کرتے تھے
اور کہتے تھے کہ آپ ہمارے (باطل) معبودوں (برا کہنے سے) اور ان کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال
کرنے سے باز رہیں ورنہ ان کی جانب سے آپ پر دیوانگی اور جنون کی کیفیت طاری ہو جائے گی ⭑
اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ ہونے دے پھر اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں جو اسے رشد و ہدایت کی طرف
رہنمائی کرے

۳۷۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخش دے یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی کے لئے فضل و عنایت کا ارادہ
فرمالے تو پھر اسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ زبردست، انتقام لینے والا نہیں ہے
یہ بھی استفہام انکاری ہے یعنی اللہ تعالیٰ غالب ہے نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور وہ اپنے
دشمنوں سے انتقام لے سکتا ہے یعنی نافرمانوں کو وہ سزا دینے کی پوری پوری قدرت رکھتا ہے (تفسیر مظہری ک)

لغوی اشارے ○ مثویٰ : ٹھکانا ○ کافٍ : بس، پورا حاجت روا۔ ایسا کام پورا کرنے والا کہ اس
کے بعد کسی دوسرے کی حاجت نہ رہے، کافی ○ اِنتِقام : غلبہ پانا، سزا دینا ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا، شرک و اولاد ٹھہرانے والا سب سے بڑا ظالم ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا "اے معاذ! اخلاص پیدا کرو پھر تمہارا تھوڑا عمل بھی کثیر ہے ⊖ فرمایا" جب صرف ایک ذات کی فکر
ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کے ہر فکر سے محفوظ فرما دیتا ہے ⊖ حقیقی ہادی اللہ تعالیٰ ہے ⊖ صدق اللہ تعالیٰ
کی امانت ہے ⊖